تاریخ اور سیاسیات

جوابات : مشقی سرگرمی نامہ 5

سوال 1. (A)

(1) تاریخی واقعات کو تحریر کرنے کی روایت کا آغاز میسوپوٹیمیا کی سُمیری تہذیب میں ہوا۔

(2) قدیم سنسکرت کتاب ' کتھاسرت ساگر ' میں کئی دلچسپ کھیلوں اور کھلونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(3) چھترپتی شیواجی مہاراج کے دورِ حکومت کی راجیہ ویوہار کوش ایک اہم لغت مانی جاتی ہے۔

سوال 1. (B)

(1) غلط جوڑی : (ii) سیماں-دَ-بووا – جرمنی

(2) غلط جوڑی : (i) لال قلعہ – اودے پور

(3) غلط جوڑی : (iii) بین الاقوامی سیاحت – سرد آب و ہوا کے مقام کی سیر۔

سوال 2. (A)

(1)

بھارت میں عالمی قدرتی ورثہ کے مقامات

- مغربی گھاٹ
- مانس کا جنگلاتی مامن
- نندا دیوی اور ویلی آف فلاورس قومی پارک
- سندربن قومی پارک
- کیول دیو قومی پارک
- قاضی رنگا قومی پارک

(2)

مؤرخ	کتاب کا نام
جیمس مِل	دہسٹری آف برٹش انڈیا
جیمس گرانٹ ڈف	اے ہسٹری آف دَ مراٹھاز
ماؤنٹ اسٹوارٹ ایلفنسٹن	دَہسٹری آف انڈیا
ایس۔اے.ڈانگے	پری میٹیو کمیونزم ٹو سلیوری
ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر	ہوُ ویرَ دَ شودراز

(3)

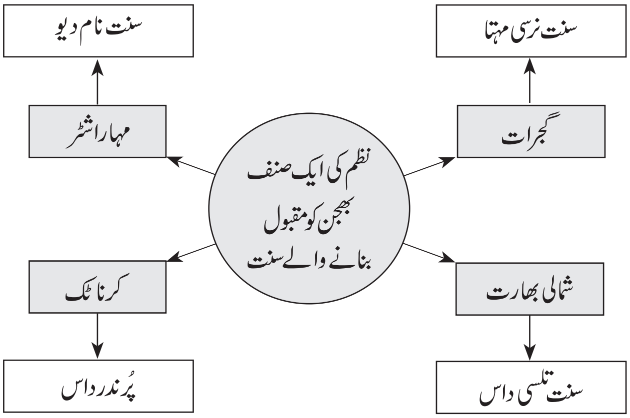

سوال 2. (B)

(1) کتابِ نورس :

(۱) بیجاپور کے سلطان ابراہیم عادل شاہ دوم نے دکنی اردو زبان میں 'کتابِ نورس' لکھی۔ یہ کتاب علمِ موسیقی سے متعلق ہے۔

(۲) اس کتاب میں ایسے گیت ہیں جنھیں گایا جاسکتا ہے۔

(۳) اس کتاب میں دھروپد گائیکی کے مطابق گیت شامل ہیں جو شائقین کو اعلیٰ درجے کی شاعری سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

(۴) دکنی اردو کی یہ کتاب سنسکرت ادب میں بیان کردہ علمِ موسیقی کے نورسوں سے متعارف کراتی ہے۔

(2) کھیل اور سینما۔

(۱) پرانی فلموں میں ہیرو۔ ہیروئین کو کھیل کھیلتے ہوئے یا کھیلوں کے منظر دکھائے جاتے تھے۔

(۲) حالیہ دور میں کھیل اور کھلاڑیوں کی زندگی پر مبنی فلمیں ہندی اور انگریزی میں بنائی گئی ہیں۔'لگان' (کرکٹ)، 'دنگل' (کشتی) کھیلوں سے متعلق فلمیں ہیں۔

(۳) میری کوم، پھوگٹ بہنیں ان کھلاڑیوں کی زندگی پر بھی فلمیں تیار کی گئی ہیں۔

(۴) دوڑ میں مشہور ملکھا سنگھ، بھارت رتن سچن تینڈولکر اور کرکٹ کپتان مہندر سنگھ دھونی کے کارناموں کو اجاگر کرنے والی فلمیں بنائی گئیں۔ مختصر یہ کہ کھیل اور فلم کا تعلق خاموش فلموں سے آج تک برقرار ہے۔

(3) سیاحت کی روایت :

(۱) غذا کی تلاش اور تحفظ کی خاطر پتھر کے زمانے کا انسان مسلسل بھٹکتا پھرتا تھا۔ لیکن یہ اس کی سیاحت نہیں تھی۔ پتھر کے نئے زمانے میں بعض مقاصد کے تحت انسان سیاحت کرنے لگا۔

(۲) بھارت میں قدیم زمانے سے سیاحت کی روایت چلی آرہی ہے۔ تیرتھ یاترا کرنے، آس پاس جاترا۔ یاترا میں شریک ہونے کے لیے جانا اس کی مذہبی سیاحت تھی۔

(۳) تجارت کے لیے دور دراز کا سفر کیا جاتا تھا۔ حصولِ تعلیم کے لیے دور دراز کے علاقے میں جانا بھی سیاحت تھی۔ نالندہ، تکشیلا جیسی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بیرونی ملکوں سے طلبہ آتے تھے۔

(۴) انسان کو فطرتاً گھومنا پھرنا پسند ہونے کی وجہ سے قدیم زمانے سے سیاحت کی روایت چلی آرہی ہے۔

سوال 3.

(1) (۱) سائنسی طریقے میں تجربے اور مشاہدے کا استعمال کر کے دائمی اصول پیش کیے جاسکتے ہیں۔

(۲) تاریخ کی تحقیق میں وہ واقعہ ماضی میں گزر چکا ہوتا ہے۔

(۳) ہم اس واقعہ کے مشاہدے کے لیے اس وقت وہاں موجود نہیں ہوتے۔اس وجہ سے اس واقعے کا حال میں اعادہ نہیں کر سکتے۔

(۴) تاریخ میں کسی مخصوص واقعہ پر سے دائمی اور عام اصول ترتیب دینا اور اس اصول کو دوبارہ ثابت کرنا ممکن نہیں ہوتا۔اس لیے تاریخ کی تحقیق میں سائنسی تجرباتی اور مشاہداتی طریقہ استعمال نہیں کر سکتے۔

(2) (۱) لاکھوں برسوں کی پیش رفت میں انسان ترقی کے ہر مرحلے پر نئی نئی مہارتیں حاصل کرتا گیا۔

(۲) پتھروں سے ہتھیار بناتے ہوئے زرعی مشینوں کی جانب پیش رفت کی اور سائنس کی دنیا تک آ گیا۔

(۳) زرعی پیداوار، اشیا کی پیداوار، تعمیرات، انجینئرنگ وغیرہ میں تبدیلیاں ہوتی گئیں۔

(۴) مشین کاری کی وجہ سے پیداوار میں اضافہ ہوا۔ان ساری ترقیوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں ٹکنالوجی کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

(3) (۱) ذرائع ابلاغ سے ہمارے سامنے آنے والی معلومات کا صحیح ہونا ضروری نہیں ہے۔

(۲) معلومات دینے والے ذرائع ابلاغ کا مقصد، سرکاری پالیسی، سماجی حالات جیسے کئی پہلوؤں پر نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(۳) معلومات میں ذرائع ابلاغ کے مفروضات اور نقطۂ نظر بھی شامل رہتا ہے۔

(۴) جرمنی کے ہفت روزہ 'اِسٹرن' میں ہٹلر کے خودنوشت روزنامچے کے بعض اقتباسات شائع کیے گئے۔بعد میں اس روزنامچے کا جعلی ہونا ثابت ہوا۔

اس لیے ذرائع ابلاغ سے حاصل ہونے والی معلومات کا تحقیقی تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔

(4) (۱) بحری جہاز، ریلوے اور ہوائی جہاز جیسے آمدورفت کے ذرائع کی ترقی کی وجہ سے دورِ حاضر میں بین الاقوامی سیاحت آسان ہوگئی ہے۔

(۲) سائنس اور ٹکنالوجی میں ترقی اور معاشی آزادی کی وجہ سے دنیا سمٹ گئی ہے۔

(۳) حصولِ تعلیم، کاروبار، فلموں کی شوٹنگ جیسے مختلف اسباب کی بنا پر لوگ دنیا بھر میں گھومتے پھرتے ہیں۔

(۴) کھیل، بین الاقوامی کانفرنس، اجتماعات، تاریخی ومذہبی مقامات دیکھنے کے مقصد سے بھی لوگ دنیا بھر کا سفر کرتے ہیں۔

اس وجہ سے موجودہ زمانے میں لوگوں کے غیر ملکوں کو جانے کا تناسب پہلے کے مقابلے میں بڑھ گیا ہے۔

سوال 4.

(1) لغت پر قومی مقاصد کی پالیسیاں، زندگی کی اقدار اور آدرش، فلسفہ اور روایت اثر انداز ہوتے ہیں۔

(2) مہادیو شاستری جوشی نے 'بھارتی سنسکرتی کوش' کو مرتب کیا ہے۔

(3) (۱) لغت کی تخلیق کے پس پشت یہ ترغیب کام کرتی ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں کا علم سماج کی ترقی کے لیے مہیا کروانا ہے۔

(۲) علم کی تحصیل اور علم کی ترسیل کے مقصد کے پیشِ نظر لغت نویس لغت کو ترتیب دیتا ہے۔

(۳) اسی وجہ سے سماج کی فہم وفراست لغت کی تخلیق میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

(۴) لغت کے ذریعے قومی تشخص کو بیدار کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔اس وجہ سے لغت محض ایک کتاب نہیں ہوتی بلکہ معاشرے کا نشانِ امتیاز سمجھی جاتی ہے۔

سوال 5.

(1) آزادی کے بعد کے دور میں بھارتی تاریخ نویسی میں جو نئے طرزِ فکر دکھائی دیتے ہیں، ان میں 'مارکس وادی تاریخ نویسی' ایک اہم طرزِ فکر ہے۔

(۱) مارکس واد میں طبقاتی کشمکش پر زور دیا گیا ہے۔ کارل مارکس کے نظریات پر مبنی جو تاریخ نویسی کی گئی اسے 'مارکس وادی تاریخ نویسی' کہا جاتا ہے۔

(۲) مارکس وادی تاریخ نویسی میں معاشی نظام میں پیداواری ذرائع، طریقے اور پیداواری عمل میں انسانی تعلقات پر خاص طور سے غور کیا جاتا ہے۔

(۳) مارکس وادی تاریخ نویسی کا خاص اصول ہر سماجی واقعہ کا عام لوگوں پر ہونے والے اثر کا تجزیہ کرنا ہے۔

(۴) مارکس وادی مؤرخوں نے ذات پات کے نظام میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا۔ بھارت میں بھی اس طریقے کو کوسمبی، ڈانگے، شرد پاٹل وغیرہ نے اپنی تاریخ نویسی میں مؤثر ڈھنگ سے استعمال کیا ہے۔

(2) بھارتی فلمی دنیا کا ارتقائی سفر ذیل کے مطابق ہے –

(۱) چلتی پھرتی تصویروں کی دریافت کے بعد فلم سازی کے فن کا جنم ہوا۔ ۱۸۹۹ء میں ہریش چندر سکھارام بھاٹوڈیکر عرف ساوے دادا نے بھارت کی پہلی مختصر فلم تیار کر کے اس کی نمائش کی۔

(۲) بھارتی فلم سازی کی ترقی میں دادا صاحب تورنے، کرندیکر، پاٹنکر، دیویکر کی خدمات اہمیت کی حامل ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے غیر ملکی ٹیکنیشئن کی مدد سے ایک کہانی پر مبنی فلم 'پنڈلک' تیار کی۔

(۳) آگے چل کر دادا صاحب پھالکے نے مکمل طوالت کی پہلی فلم 'راجا ہریش چندر' تیار کی جس کا تمام کام بھارت میں انجام پایا۔ انھوں نے بعد میں کئی ڈاکیومنٹری فلمیں بھی بنائیں۔

(۴) آنند راؤ پینٹر نے بھارت کا پہلا سنے- کیمرہ تیار کیا۔ ان کے خالہ زاد بھائی بابوراؤ پینٹر نے کئی تاریخی، سماجی فلمیں تیار کیں۔ بھالجی پینڈھارکر نے فلم کے ذریعے قومی خیالات کی تشہیر کی۔

(۵) کملا بائی منگرولکر مراٹھی کی پہلی خاتون فلم ساز تو کملا بائی گوکھلے فلموں میں کام کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ مراٹھی کی طرح دیگر زبانوں میں بھی فلمیں بنائی گئیں۔

(۶) پربھات فلم کمپنی نے کئی مذہبی، سوانحی، تاریخی اور سماجی فلمیں تیار کیں۔ بامبے ٹاکیز، منروا مووی ٹون، فلمستان، راجکمل پروڈکشنز، نوکیتن، آر۔ کے۔ اسٹوڈیو جیسی کمپنیوں نے اچھی سے اچھی فلمیں بنائیں۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۸۱ء تک کا عرصہ بھارتی فلموں کا 'سنہرا دور' تسلیم کیا جاتا ہے۔

(3) اخبارات اور ٹیلی ویژن : معلومات

نمبر شمار	نکات	اخبارات	دؤردرشن (ٹی وی)
(۱)	ابتدا/ پس منظر	جیمس آگسٹس ہکی نے کولکاتا میں ۲۹؍ جنوری ۱۷۸۰ء کو انگریزی زبان کا پہلا اخبار 'بنگال گزٹ' جاری کیا۔	۱۵؍ستمبر ۱۹۵۹ء کو بھارت میں پہلا دلّی دؤردرشن کیندر شروع ہوا۔
(۲)	معلومات / پروگرام کی نوعیت	عموماً خبریں، مضامین، اداریہ، لوگوں کی آرا، اشتہارات، مختلف کالم ہوتے ہیں۔	دنیا بھر کے واقعات، مختلف سیریل، فلم اور گانے، قدرتی اور تاریخی مقامات کی معلومات، انٹرویو وغیرہ پروگرام پیش ہوتے ہیں۔
(۳)	کام	(۱) روز مرّہ کے واقعات کی خبریں لوگوں تک پہنچانا۔ (۲) عوام کو بیدار کرنا اور تعلیم دینا۔ (۳) معلومات فراہم کرنا اور جمہوریت کو مضبوط کرنا۔ (۴) ناانصافی کی مخالفت کرنا اور ترقیاتی کاموں کی تشہیر کرنا۔	(۱) تفریح فراہم کرنا، روز مرّہ کے واقعات، معلومات نشر کرنا۔ (۲) عوام کو تعلیم دینا۔ (۳) سماجی افادیت کے حامل پروگراموں کی تشہیر کرنا۔ (۴) سماجی مسائل اور غلط رسوم وروایات کے خلاف سماج میں بیداری پیدا کرنا۔

(4) یہ وارلی روایت کی تصویر ہے۔ وارلی طرزِ مصوری کا آغاز ضلع تھانہ میں وارلی ادی باسیوں کے قبیلے میں ہوا۔ اس تصویر سے متعلق معلومات –

(الف) قدرتی مناظر کی تصویر کشی : اس تصویر میں درختوں کی چند ٹہنیاں، پھول دار پودے، طلوع ہوتا ہوا سورج، پرندوں کی تصویروں کا خاکہ بنایا گیا ہے۔

(ب) انسانی شکل کا خاکہ : تصویر میں مرد وعورت، کھیلتے ہوئے بچوں کی تصویروں کا خاکہ دکھائی دیتا ہے۔ وارلی تصویر میں انسانوں کی ہو بہو تصویریں نہیں ہوتی ہیں۔ صرف خطوط (آؤٹ لائن) ہوتے ہیں۔ مثلّث، مربّع اور دائرے کی مدد سے انسانی شکل کا خاکہ (آؤٹ لائن) پیش کیا جاتا ہے۔

(ج) پیشے : اس تصویر میں کھیتی باڑی کرنے والے مرد وعورتیں دکھائی دے رہی ہیں۔ گلہ بانی بھی ان لوگوں کا پیشہ رہا ہوگا۔

(د) مکانات : تصویر میں ڈھلوان چھت والی جھونپڑیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ جھونپڑیوں کی دیواریں کاروی (کُٹر) یا مٹی کی ہوسکتی ہیں۔ ان پر تصویریں بنائی گئی ہیں۔

اس تصویر سے وارلی سماج کی زندگی جھلکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ غریب ہیں۔ یہ لوگ جس طرح زندگی گزارتے ہیں، اسی ماحول کی اور تجربے کی انسانی اور قدرتی عوامل کی شکلوں کا خاکہ بناتے ہیں۔

سوال 6.

(1) دستور سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی ایک ترقی یافتہ سماج تعمیر کرنے کا اہم وسیلہ ہے۔

(2) پانی کا نوبیل سمجھا جانے والا 'اسٹاک ہوم واٹر پرائز' بھارت کے ڈاکٹر راجندر سنگھ رانا کو ملا ہے۔

سوال 7.

(1) یہ بیان غلط ہے؛ کیونکہ —

(۱) جمہوریت کو مزید مستحکم ہونے کے لیے اور شہریوں اور حکومت کے باہمی اعتماد میں اضافے کے لیے شہریوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حکومت کیا کر رہی ہے۔

(۲) اس حق کی وجہ سے اچھی حکومت کی خصوصیات شفافیت اور ذمہ داری عمل میں آتی ہے۔

(۳) حکومت کے کام کاج کے عیاں (کھلے) ہونے میں مدد ہوتی ہے یعنی کوئی کام چھپا نہیں رہتا۔ اس طرح حقِ معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کاج میں راز داری کا عنصر کم ہو گیا ہے۔

(2) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) اکثریت کی بنیاد پر بنی ہوئی سرکار مدت پوری ہونے سے قبل پارٹی میں پھوٹ پڑنے کی وجہ سے اقلیت میں آ سکتی ہے۔

(۲) بعض اوقات کسی ایک پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں ہوتی تو دو یا زائد پارٹیوں کا محاذ بنا کر حکومت قائم کی جاتی ہے۔ لیکن مدت سے پہلے محاذ ٹوٹ جائے تو حکومت اقلیت میں آ جاتی ہے۔

(۳) اقلیت میں آ جانے والی حکومت کو استعفیٰ دینا پڑتا ہے۔ ایسے وقت متبادل حکومت قائم کرنا ممکن نہ ہو تو لوک سبھا اور ودھان سبھا کو مدت سے قبل تحلیل کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں الیکشن کمیشن کو وسط مدتی انتخاب کروانا پڑتا ہے۔

(3) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) جمہوری نظام صرف انتظامی سطح پر ہونا کافی نہیں ہے بلکہ اسے لوگوں تک پہنچنا بھی چاہیے۔

(۲) جمہوریت میں لوگوں کے حقوق اور آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے شعوری طور پر مسلسل کوشش کرنی پڑتی ہے۔

(۳) بدعنوانی، تشدد، مجرمانہ سرگرمیوں جیسے جمہوریت کو چیلنج کرنے والے مسائل کو بروقت ختم کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے لوگوں کو اور حکومت کو بھی مسلسل مستعد رہنا پڑتا ہے۔

سوال 8. (A)

(1) علاقائی پارٹی :

(۱) کسی مخصوص علاقے کی انفرادیت پر فخر کرنے اور اس علاقے کی ترقی کرنے کے لیے اقتدار کی دوڑ میں شریک ہونے والے سیاسی گروہ کو 'علاقائی پارٹی' کہتے ہیں۔

(۲) ان پارٹیوں کا اثر اپنے علاقے تک محدود ہوتا ہے۔ اپنے علاقے کی ترقی کے ساتھ ساتھ علاقے کی خودمختاری پر بھی ان کا اصرار ہوتا ہے۔

(۳) اپنے علاقے میں بااثر کردار ادا کرتے ہوئے یہ پارٹیاں اب قومی سیاست پر بھی اثر انداز ہونے لگی ہیں۔

(۴) علاقائی پارٹیوں کا سفر علیٰحدگی پسندی، خودمختاری سے بنیادی دھارے میں شامل ہونے کے مرحلوں میں جاری ہے۔

(2) بدعنوانی :

(۱) قانون توڑ کر، واجبی سے زیادہ پیسے لینا، دوسروں کو ٹھگنا بدعنوانی کہلاتا ہے۔

(۲) ایسا نہیں ہے کہ بدعنوانی صرف معاشی نوعیت کی ہوتی ہے بلکہ سماجی، سیاسی، مذہبی، سرکاری غرضیکہ ہر سطح پر بدعنوانی ہوتی ہے۔

(۳) اختیارات کا غلط استعمال بھی ایک طرح کی بدعنوانی ہے۔ انتخابات میں غلط کام یا گڑ بڑی کرنا، رشوت دینا اور لینا، مال کا ذخیرہ کر کے زیادہ قیمت پر فروخت کرنا وغیرہ بدعنوانی ہی کی قسمیں ہیں۔

(۴) بھارت میں عوامی اور نجی شعبوں میں بدعنوانی سنگین مسئلہ بن گئی ہے۔ بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں کی وجہ سے جمہوریت پر سے لوگوں کا بھروسہ اٹھ سکتا ہے۔

سوال 8. (B)

(1)

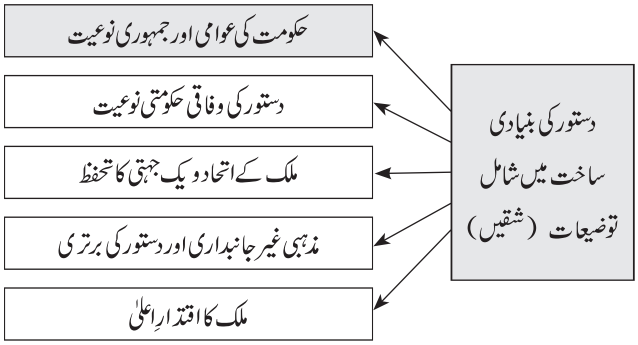

(2)

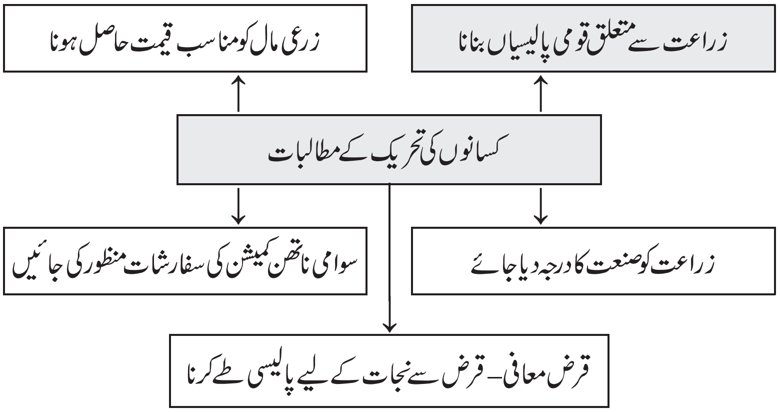

سوال 9.

(1)

(۱) الیکشن کی تاریخ کا اعلان ہونے سے نتائج کا اعلان ہونے تک کے عرصے میں حکومت، سیاسی پارٹیاں، امیدواروں اور رائے دہندگان کو جن اصولوں کی پابندی کرنا ہوتی ہے اور کون سا عمل نہیں کرنا ہے، اس بارے میں اصولوں کی جس فہرست کا الیکشن کمیشن اعلان کرتا ہے اسے 'انتخابی ضابطۂ اخلاق' کہتے ہیں۔

(۲) الیکشن کے زمانے میں غلط کاموں کو روکنے کے لیے ضابطۂ اخلاق کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے والوں پر کارروائی ہونے کی وجہ سے عام رائے دہندہ کو اطمینان ہو جاتا ہے اور الیکشن آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے انجام پاتا ہے۔

(2) سیاسی پارٹیوں کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں -

(۱) سیاسی پارٹیوں کا اوّلین مقصد الیکشن کے توسط سے اقتدار حاصل کرنا ہوتا ہے۔

(۲) ہر سیاسی پارٹی کا مخصوص نظریہ اور پالیسی ہوتی ہے۔

(۳) ہر پارٹی اپنے نظریے کے مطابق اپنے پروگراموں پر عمل درآمد کرتی ہے۔

(۴) الیکشن میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی حکومت بناتی ہے جبکہ اکثریت حاصل کرنے میں ناکام پارٹی حزب اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔

(۵) سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کر کے عوام کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

★★★